توبہ کے بعد ضرورت پڑنے پر حرام مال میں تصرّف کا طریقہ؟

كيف يتصرّف في مال الحرام بعد التوبة مع حاجته له؟

[اردو- أردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

توبہ کے بعد ضرورت پڑنے پر حرام مال میں تصرف کا طریقہ؟

میں ایك عرب ملك میں كئی برس سے بطور اكاؤنٹنٹ ملازمت كر رہا ہوں، مجھے دوران ملازمت علم ہوا كہ یہ حرام ہے، اور میرا شمار سود لكھنے والوں میں ہوتا ہے، كیونكہ میں اپنی كمپنی كے لیے بنك سے سود پر مطلوب قرض كی درخواستیں لكھتا ہوں، اور یہ عمل ہر وقت میری زندگی كو مكدر كیے ركھتا ہے، اب میں واپس اپنے مُلك جانا چاہتا ہوں، اور اپنے گھرانے كے ساتھ ایك نئی زندگی كا آغاز كرنے كے لیے جو كچھ بھی میرے پاس مال ہے وہ اسی تنخواہ كا ہے!! چنانچہ مجھے كیا كرنا چاہیے ؟

بعض افراد نے مجھے یہ كہا ہے كہ مجھے توبہ كرنی چاہیے اور میں اس مال كو خرچ كردوں لیكن اس میں سے خود كوئی فائدہ حاصل نہیں كر سكتا !!

اور ایك دوسرے شخص نے یہ كہا كہ مجھے اس سے توبہ تو كرنی ہوگی لیكن مال سے استفادہ كیا جا سكتا ہے، اور كثرت سے صدقہ و خیرات بھی كرنا ہوگی، یہ علم میں رہے كہ میرے پاس آمدنی كا كوئی اور ذریعہ نہیں، اور نہ ہی اس مال كے علاوہ كوئی اور راس المال ہے جس سے میں نئی زندگی شروع كرسكوں، اور نہ ہی سركاری ملازمت حاصل ہونا

ممکن ہے کیونکہ یہ بہت مشکل ہے... اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اس کے متعلق مجھے معلومات فراہم کریں، کہ مجھے زندگی شروع کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے ؟

الحمد للہ:

اول :

سود لکھنے، یا اس کا حساب و کتاب رکھنے، یا سود حاصل کرنے کے لیے درخواستیں لکھنے، یا اس طرح کی کوئی اور ملازمت جس میں سودی معاملات میں تعاون ہوتا ہو جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہوتا ہے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا والا ہے"(المآئدۃ:2)

اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ افراد پرلعنت فرمائی :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے، اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب(گناہ) میں برابر ہیں " صحیح مسلم حدیث نمبر (١٥٩٨)-

اس لیے اس طرح کی ملازمت ترك کرنی واجب اور ضروری ہے، اور صرف ایسے کام کی ملازمت کرنی چاہیے جو مباح ہو، اور پھر جو شخص بھی کوئی کام اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے، اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر عوض دیتا ہے .

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21113) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں .

دوم :

جس کسی نے بھی حرام طریقے سے مال کمایا مثلا گانے بجانے کی اجرت، یا رشوت، یا نجومی اور کہانت کی کمائی، یا جھوٹی گواہی دے کر، یا سود کی لکھائی وغیرہ کر کے، یا اس طرح کے دوسرے حرام کام سے کمائی کی اور پھر وہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ کر لے، اوراپنے کیے پر نادم ہو اور آئندہ ایسا عمل نہ کرنے کا عہد کرلے، اگر اس نے مال خرچ کر لیا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اور اگر مال اس کے پاس ہو تو اس کے لیے اس مال کو نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا

حاصل کرنا ضروری ہے، اور اگر وہ محتاج اور ضرورت مند ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے کر باقی مال سے چھٹکارا حاصل کر لے .

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کسی دوسرے شخص نے اسے حرام معاوضہ دیا اور اس نے وہ معاوضہ لے بھی لیا ، مثلا زانیہ عورت، گانے بجانے والا، شراب فروخت کرنے والا، جھوٹی گواہی دینے والا ، اور اس طرح کے دوسرے افراد، پھر وہ توبہ کر لے اور وہ معاوضہ اس کے پاس ہو تو ایك گروہ کا کہنا ہے کہ :

وہ اس معاوضہ اور مال کو اس کے مالك کو واپس کردے؛ کیونکہ وہ اس کا بعنیہ مال ہے، اور اس نے وہ مال شارع کے حکم سے نہیں لیا، اور نہ ہی مال کے مالك کو اس مال کے عوض کوئی مباح اور جائز نفع حاصل ہوا ہے .

اوردوسرے گروہ کا کہنا ہے :

بلکہ اسے اس مال کا صدقہ کرکے توبہ کرنی چاہیے، اورجس سے لیا ہے اسکے پاس لوٹانے کی ضرورت نہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے، اور دونوں قولوں میں زیادہ صحیح بھی یہی ہے ... "ا.ھ.

دیکھیں: مدارج السالکین (۱ / ۳۸۹)-

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے((زاد المعاد)) میں اس مسئلہ کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ طے کیا ہے کہ اس مال سے خلاصی اور توبہ کی تکمیل اسطرح ہو گی کہ: وہ مال صدقہ کر دیا جائے، اور اگر وہ اس کا محتاج اور ضرورتمند ہو تو وہ بقدر حاجت اس مال سے لیکر باقی مال صدقہ کر دے " ا.ھ.

دیکھیں: زاد المعاد (۵ / ۷۷۸)-

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اگر یہ زانیہ عورت اور شراب فروخت کرنے والا شخص توبہ کر لے، اور وہ فقیر اور مسکین ہوں تو ان کی ضرورت کے مطابق اس مال سے دینا جائز ہے، اسی طرح اگر وہ شخص تجارت کرنے، یا کوئی بنائی اور سوت کاتنے کی مہارت رکھے تو اسے راس المال کے بقدر دیا جا ئیگا " ا.ھ.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (۲۹ / ۳۰۸)-

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد السعیدی کی کتاب " الربا فی المعاملات المصرفیۃ المعاصرۃ - 779 / 2) (874کا مطالعہ کریں .

سوم :

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہما اللہ کی سابقہ کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ :

اگر توبہ کرنے والا شخص اس مال کا محتاج اور ضرورتمند ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس مال سے لے سکتا ہے، اور اس کے لیے اس مال میں سے تجارت یا صنعت کے لیے راس المال لینا جائز ہے .

چہارم :

اس لیے کہ آپ کے کام میں کچھ تو مباح اور جائز ہے، اور کچھ حرام تو آپ اس میں حرام کا اندازہ لگائیں اور اس کے عوض میں جتنا مال آپ کے پاس حرام ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کر لیں، اور اگر آپ کے لیے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہو تو آپ اس مال کے نصف سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کر لیں .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"... اور اگر اس کا مال حرام اور حلال کے ساتھ مختلط ہو اور اسے دونوں کی مقدار کا علم نہ ہو تو وہ اسے نصف نصف کر لے " ا.ھ.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (٢٩ / ٣٠٧)-

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق دے، اور جس میں آپ کی دنیا و آخرت کی سعادت ہے اس کام میں آپ کی معاونت فرمائے، اور آپ کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی روزی رساں ہے، اور وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور مہربان ہے جو اپنے توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا، بلکہ اس پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، اور اس کے رزق میں کشادگی فرما کر، اس کے مال میں برکت فرما کر اس پر اپنی رحمت کی برکھا برساتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندے کا توبہ کرنا پسند فرماتا ہے،اور اس کی ندامت سے خوش ہوتا ہے، اور احسان کے بدلے میں عظیم احسان فرماتا ہے .

اللہ جلّ شانہ کا فرمان ہے :

"کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے"(التوبة : ١٠٤)-

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اسطرح ہے :

" جو شخص بھی نیك اور صالح عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطا فرمائینگے اور ان کے نیك اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دینگے"النحل (٩٧)-

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

"اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہےگا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے"(الطلاق : ۲ - ۳)-

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب